AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مولانا عبدالحق حقانی کی تصنیفی خدمات: تفسیر حقانی کا خصوصی مطالعہ

MAULANA ABDUL HAQ HAQQANI'S LITERARY WORK: A SPECIAL STUDY OF TAFSIR HAQQANI

Siddiqua Aslam Qureshi
Visiting Lecturer Quran Translation, University of the Punjab, Lahore.
Dr. Hafiz Saifullah Sajid
Assistant Professor, Govt. Islamia Graduate College, Kasur.
Usman Abbas Rai
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Muhammad Usman
M.Phil Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, PU Lahore.

Abstract
Maulana Abdul Haq Haqqani Dehlvi is a talented writer and scholar. He received specialized education in religious studies from home. He learned from famous personalities inculding Shah Abdul Aziz and Syed Nazir Hussain Dehlvi. He took up the task of reforming the Ummah. He is the author of several books. His most important literary effort is "Tafsir Fath-ul-Manan" also known as Tafsir Haqqani which consists of five volumes. This commentary is adorned with many notable features including the rejection of modern sects, the rejection of false sects, the use of Arabic literature as evidence, the mention of the differences of the Imams, and the description of the reason of revelation etc. The reader of this commentary will be able to reject the ideologies of ancient and modern sects and benefit from the teachings of pure religion. This is the main purpose of this commentary by the author of the book.
Key Words: *Tafsir Haqqani, Literary work, Maulana Abdul Haq Haqqani.*

اللہ تعالی نے کائنات کی تخلیق کے بعد اس میں رنگ وبو کو بھرنے اور آباد کاری کے لیے حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تاکہ وہ اس نظام کائنات میں مکمل تگ و دو کر کے اسے خوب مزین کر دے۔ تخلیق انسان کے ساتھ ہی اس کا ازلی دشمن شیطان بھی پوری تگ ودو کے ساتھ اس کو ورغلانے کے لیے بر سر میدان اتر آیا۔ پھر اللہ رب العزت نے بھی انسان کی راہ نمائی اور بھلائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری وساری کیا جو سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالی کے حکم اور مشیت کے مطابق کماحقہ اس ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد یہ ذمہ داری ان کے وارثین یعنی علماء کرام نے سنبھالی۔ انہوں نے بھی خوب محنت اور شوق سے تدریسی، تصنیفی، دعوتی اور ہمہ جہت امور کے ذریعہ امت کی اصلاح کا بیڑ اٹھایا جو جاری و ساری ہے۔ علماء کرام نے دین اسلام کی اشاعت اور پرچار کے لیے وقت کی ضرورت کے مطابق کارہائے نمایاں سر انجام دیے ہیں۔ انہی علماء کرام میں سے ماضی قریب کی ایک تحریکی اور تصنیفی شخصیت مولانا عبدالحق حقانی دہلوی ہیں۔ جن کا سب سے بڑا کارنامہ ان کی تفسیر "فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی" ہے۔ ذیل میں ان کا اور ان کی تصانیف کا تعارف پیش خدمت ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صاحب تفسیر کے حالات زندگی

پیدائش اور نام ونسب

مولانا عبد الحق حقانی دہلوی کی تاریخ پیدائش کے بارے میں سے کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔اس کے بارے مختلف اقوال موجود ہیں۔صاحب تفسیر 27رجب 1265ھ پیدا ہوئے ۔آپ 27رجب 1267ھ کو پیدا ہوئے۔آپ کی تاریخ پیدائش 1265ھ ہے۔[1] آپ کے نام کے بارے مولانا حکیم محمد اسحاق حقانی لکھتے ہیں:"جب آپ پیدا ہوئے تو بھائیوں کے ناموں غلام نبی اور غلام حسن کی مناسبت سے آپ کا نام " غلام جہان "رکھا گیا۔آپ نے ایک مشفق استاد عبداللہ شاہ صاحب سے عرض کی کہ میرا نام غلام جہان رکھا گیا ہے جو مجھے پسند نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا نام تبدیل کر دیا جائے چناں چہ عبد اللہ شاہ صاحب نے آپ کا نام عبد الحق رکھا"۔[2] آپ کا سلسلہ نسب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرزند سیدنا عباس سے ملتا ہے۔شاہ عالم کے زمانے تک صاحب تفسیر کے بزرگ دہلی میں اعلی عہدوں پر فائز رہے۔[3]

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔آپ کے والدین اور اہل قصبہ حضرت میران شاہ سے خاص عقیدت رکھتے تھے چناں چہ آپ کو ان کے سجادہ نشین حضرت عبد اللہ شاہ کے زیر سایہ اور نگرانی میں دے دیا گیا تو قرآن مجید اور ابتدائی کتب اردو، فارسی، صرف ونحو وغیرہ خود عبد اللہ شاہ صاحب نے پڑھائیں۔1277ھ میں جب آپ کی عمر بارہ سال تھی تو عبد اللہ شاہ صاحب کی ہدایت کے مطابق صاحب تفسیر کو تحصیل علم کے لیے حضرت آخوند شاہ عبد العزیز صاحب کے پاس بھیجنا تجویز ہوا۔

اساتذہ کرام

اگر بچپن سے آپ کے علمی دورانیہ کا جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام کے اسماء گرامی سامنے آتے ہیں جن سے آپ نے کسب فیض کیا:حضرت عبد اللہ شاہ، آخوند شاہ عبد العزیز، مولانا احمد علی، مولانا عالم علی، شیخ عبد الحق قادری، مولانا نذیر سید حسین محدث دہلوی، مولانا لطف اللہ علی گڑھی اور مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ میں سب سے نمایاں تلمیذ جان محمد عارف ہیں۔یہ ایسے تلمیذ ہیں جو سفر وحضر(مکمل تیس سال)صاحب تفسیر سے منسلک رہے۔صاحب تفسیر جب بھی کوئی بات بتاتے یا بیان کرتے تو جان محمد عارف صاحب اس کو اپنی کاپی میں محفوظ کر لیتے تھے اور ان کی خواہش تھی کہ حقانی صاحب کے حالات لکھوں لیکن یہ خواہش پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔چناں چہ پھر ان کی اس خواہش کی تکمیل حقانی صاحب کے بھتیجے نے مکمل کی اور حقانی صاحب کے حالات سپرد قلم کیے۔ان کے بھتیجے کا نام حکیم محمد اسحاق ہے۔

تصنیفات

مولانا عبد الحق حقانی دہلوی ایک صاحب علم اور صاحب قلم شخصیت ہیں۔درس وتدریس کے علاوہ ان کی قلمی کاوشیں بہت عمدہ، نفیس، تحقیقی انداز سے مزین ہیں۔ان کی اہم تصانیف میں نامی شرح حسامی، شرح حجۃ اللہ البالغہ، عقائد الاسلام، ضیاء القرآن المعروف احسن البیان، تفسیر حقانی اور رسائل شامل ہیں۔

---

[1] حقانی، عبد الحق، عقائد الاسلام مع حیات حقانی، ادارہ علوم شرعیہ، کراچی، ص7؛ عبد الحئی، نزہۃ الخواطر، حیدر آباد دکن، 1970ء، 8/232؛ زاہد الحسینی، تذکرۃ المفسرین، کاسموپرنٹنگ پریس لاہور، ص4۔

[2] عقائد الاسلام، ص8۔

[3] ایضا، ص6-5۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وفات

1911ء میں مولانا عبد الحق حقانی کو مجبور کیا گیا کہ وہ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں بطور صدر مدرس فرائض سرانجام دیں لیکن وہاں کی آب وہوا نے آپ کی صحت پر بہت برا اثر ڈالا چنا ں چہ واپس دہلی تشریف لے آئے۔ 12 ربیع الاول 1336ھ بمطابق 1917ء کو اکہتر سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ کے جنازے میں تقریبا ایک لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی۔[4]

تفسیر حقانی کا تعارف

اس تفسیر کا اصل نام "فتح المنان" ہے اور یہ تفسیر حقانی کے نام سے مشہور ہے اور یہ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں صاحب تفسیر نے بڑی عرق ریزی سے پوری تفسیر میں عیسائیوں کے افکار کی تردید کی ہے اور ان کے شبہات کا جواب دیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ناقابل تردید عقلی اصول قائم کر کے یہ بتایا ہے کہ قرآن کی کوئی تعلیم سائنس اور علم کے خلاف نہیں ہے اور یہ کہ سائنس کا کوئی ایسا اصول نہیں جو اٹل اور حرف آخر ہو۔ اس لیے قرآن مجید کو سائنسی افکار کے پیش نظر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں تفسیر حقانی کے بارے لکھا گیا ہے: "تفسیر حقانی ترجمہ آیات، بیان شان نزول، ترکیب نحوی، تفصیل و حواشی پر مشتمل ہے۔ مسائل تصوف و واعظانہ انداز اور مناظرانہ اسلوب کی وجہ سے کتاب نے بڑی مقبولیت حاصل کی "۔[5]

منہج و اسلوب

تفسیر حقانی ایسی تفسیر ہے جس میں بہت سے تفسیری رجحانات کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر نہ صرف اپنے زمانہ بلکہ حال اور مستقبل میں علم مخاصمہ کے حوالہ سے ایک عظیم تفسیر ہے۔ جس دور میں یہ تفسیر لکھی گئی وہ انگریزی اور ہندی غلبہ کا دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام مخالف سازشوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے علاوہ بعض دیگر گروہ مثال کے طور پر نیچری طبقہ ایسے غیر محسوس انداز سے اپنے افکار و نظریات پھیلانے میں مصروف تھا۔ مخالفت کی اس یلغار اور خلاف اسلام کے اس دور میں یہ ممکن تھا کہ مفسر کی ثابت قدمی میں کوئی کمی واقع ہو جاتی اور اسلام کے بارے میں جرات مندانہ انداز اپنانے کی بجائے معذرت خواہانہ انداز اپناتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تفسیر حقانی میں جو بات بھی بیان کی گئی ہے نہایت جرات اور ثابت قدمی سے بیان کی گئی ہے۔

تفسیر حقانی ایک طرف عصر حاضر کے فکری مسائل سے کماحقہ عہدہ برآ ہوتی ہے تو ساتھ ہی تحفظ دین کے حوالے سے بھی پڑھنے والوں کو فکری راہ نمائی مہیا کرتی ہے۔ تفسیر کا انداز عمومی طور پر یہ ہے کہ وہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنی صلاحیت کے مطابق تشفی بخشتی ہے۔ چوں کہ تفسیر حقانی کے مخاطب تحریک تجدد کے متاثرہ لوگ ہیں جو خالصتاً عقلی بنیادوں پر سوچتے ہیں۔ اس لیے یہ امکان ہو سکتا ہے تھا کہ عقلی استدلال کے بھنور میں پھنس کر تفسیر کو کلام اور فلسفہ کا مجموعہ بنا دیا جاتا جس کے نتیجہ میں اس تفسیر کا قاری ان ابحاث میں ہی الجھ کر رہ جاتا اور کتاب بھی تفسیر کی بجائے کلام اور فلسفہ مجموعہ بن جاتی اور اس پر اسی فقرے کا اطلاق ہو جاتا کہ "فیہ کل شيء الا التفسیر "لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تفسیر حقانی اس افراط و تفریط سے بالکل مبرہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ صاحب تفسیر اسلاف سے بھی دور نہیں ہوئے اگرچہ رائے اختیار کی گئی ہے لیکن قرآن و حدیث سے بے اعتنائی پر گر نہیں برتی گئی۔ اس تفسیر کا یہ منہج اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ متجددین اور مستشرقین کے عقلیت پرستانہ رجحانات کا جواب دینے کے لیئے اس کے اسلوب استدلال کو منظر عام پر لایا جائے۔ اسی تفسیر کے بارے میں

---

4 عقائد الاسلام، ص16۔

5 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 6/535۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے:"اس تفسیر میں ترجمہ آیات، بیان، شان نزول، ترکیب نحوی اور تفصیل و حواشی شامل ہیں۔ مسائل تصوف کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے"۔[6] تفسیر حقانی کا اسلوب بیان بڑا نرالا، دلکش اور عمدہ ہے۔ جس کا اظہار مندرجہ ذیل آیات اور ان کی تفسیر سے ہوتا ہے۔ درج ذیل مثالیں پیش خدمت ہیں۔

پہلی مثال

حقانی صاحب آیۃ الکرسی کے پہلے جملہ ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾[7] کی تفسیر میں لکھتے ہیں:"منصب نبوت کا یہ پہلا کام ہے کہ اس کی ذات کا ثبوت کر کے جس قدر بے وقوفوں نے اک کے ساتھ شریک بنا رکھے ہیں۔ ان کی نفی کر کے اس کی صفات کاملہ کا ثبوت کرے اور جو کچھ قوت نے مخلوقات و محسوسات پر قیاس کر کے اس بے چوں و بے چگوں میں عیوب ثابت کر رکھے ہیں ان کو مٹادے۔ اس لیے سب سے مقدم لفظ "اللہ" کو ذکر کیا کہ جو ایسی ذات کا نام ہے کہ جس میں تمام خوبیاں ہوں اور وہ کسی کا کسی بات میں محتاج نہ ہو اور پھر سب نقصان کی باتوں سے پاک ہو۔ جب عاقل اس مضمون کو خیال کر کے تمام کائنات کی طرف دیکھے گا تو سب کو حادث اور فانی اور مستعار الوجود جان کر ضرور یقین کرے گا کہ اس عالم حسی کے پردے میں ضرور کوئی ایسا شخص ہے کہ جس کی طرف سب کے وجودات کے سلسلے منتہی ہوتے ہیں اور جس کے ہاتھ میں سب کی ڈوریاں ہیں یا جس کے نور کی سب شعاعیں ہیں۔ ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ سے اس کی وحدانیت ثابت کی اور عالم وجود میں اس کے وجود کے آگے سب کو پست کر دیا"۔[8]

دوسری مثال

صاحب تفسیر آیت ﴿لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلۡمُطَهَّرُونَ﴾[9] کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں:"اس کو پاک ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ یہ تیسری مدح ہے اگر اس جملے کو جملہ خبریہ مانا جائے جیسا کہ ظاہر ہے۔ واحدی کہتے ہیں: اس تقدیر پر اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر "کتاب مکنون" کی طرف پھرتی ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ کتاب مکنون یعنی لوح محفوظ کو بجز پاک لوگوں کے یعنی ملائکہ مقربین کے جو جمیع نجاستوں ظاہری و باطنی سے پاک تھیں اور کوئی نہیں چھوتا کیوں کہ وہی وہاں سے یاد کر کے دنیا میں لاتے ہیں اور اگر اس کو معنا نہی قرار دیا جائے جو تاکید کے لیے بصورت نفی صادر ہوتی ہے تب اس کے معنی یہ ہوں گے کہ پاکوں کو ہی اسے چھونا چاہیے۔ "لایمسه" کی ضمیر قرآن کریم کی طرف پھرتی ہے۔ یہ جمہور فقہاء اور اکثر محدثین کا قول ہے یعنی بے وضو، بے غسل، جنابت اور حیض و نفاس میں قرآن مجید کو ہاتھ لگانا حرام ہے۔ سیدنا علی، سیدنا ابن مسعود، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا سعید بن زید، عطاء، زہری، نخعی، حکم اور حماد وغیرہ کا یہی قول ہے۔ اس بارے میں احادیث بھی وارد ہیں چناں چہ طبرانی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "قرآن کو نہ چھوئے مگر پاک"۔ کتب حنفیہ میں ہے کہ محدث، حائض اور نفاس والی کو قرآن کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے مگر جداگانہ غلاف میں ہو تو مضائقہ نہیں کہ غلاف کو ہاتھ لگایا جائے۔ بے وضو کو پڑھنا درست ہے اگر حافظ ہو اور اگر دیکھ کر پڑھتا ہے تو قلم یا اور کسی چیز سے ورق الٹے"۔[10]

مذکورہ بالا مثالوں کا بغور مشاہدہ کرنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مفسر حقانی صاحب کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ اختصار اور جامعیت کے ساتھ اسلاف مفسرین، محدثین اور فقہاء کا نقطہ نظر پیش کرتے ہو ادیان و فرق باطلہ کا احسن انداز سے عمدہ رد کرتے ہیں اور یہ اسلوب ان کی تفسیر کو چار چاند لگاتا ہے۔

---

[6] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 6/535۔

[7] البقرۃ 2:255۔

[8] حقانی، عبد الحق، تفسیر حقانی، میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ، کراچی، 2/405۔

[9] الواقعہ 56:79۔

[10] تفسیر حقانی، 4/437-438۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خصوصیات

یہ تفسیر جس سوچ، فکر، نظریہ اور مقصد کے لیے مرتب کی گئی ہے اس میں بیسیوں خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اس کو دیگر تفاسیر سے ممتاز کرتی ہیں۔اس کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔قدیم مفسرین سے استفادہ

تفسیر قرآن میں قرآن، حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین کے بعد اہم رائے قدیم مفسرین کی ہے۔ حقانی صاحب اپنی تفسیر میں جابجا ان مفسرین کا حوالہ دیتے ہیں۔ وہ قدیم تفاسیر طبری، ابن کثیر، تفسیر کبیر، احکام القرآن، قرطبی، بیضاوی اور روح المعانی سے خصوصی استفادہ کرتے ہیں جو ان کی وسعت علمی کی دلیل ہے۔ **مثال:** حقانی صاحب آیت ﴿قُلۡ أَرَءَيۡتُمۡ إِن كَانَ مِنۡ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرۡتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٞ مِّنۢ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثۡلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسۡتَكۡبَرۡتُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾[11] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اس آیت کے معنی میں علماء کے دو قول ہیں: جمہور کا قول یہ ہے کہ ایک گواہ سے مراد یہ ہے کہ جس نے اس پر گواہی دی وہ عبد اللہ بن سلام ہیں۔ حسن، مجاہد، قتادہ اور عکرمہ وغیرہ کا قول ہے اور صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث سے بھی ثابت ہے جو سیدنا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے اور ترمذی، ابن جریر اور ابن مردویہ نے بھی عبد اللہ بن سلام سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ لیکن شعبی، مسروق اور ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ کوئی اور شاہد ہے نہ کہ عبد اللہ بن سلام۔ اس وجہ سے کہ یہ سورت مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ کی وفات سے کل دو برس پہلے ایمان لائے"۔[12]

2۔قدیم مفسرین کی آراء میں تطبیق کوشش

یہ بہت اہم اور عمدہ خصوصیت ہے کہ اسلاف مفسرین کی باہمی مختلف فیہ آراء کو تطبیق دینے کے لیے کوشش کرنا اور یہ وہی مفسر کر سکتا ہے جو تبحر فی العلم کا حامل ہو۔ حقانی صاحب بلاشبہ پایہ کے مفسر اور عالم تھے۔ اس بات کا اندازہ اس مثال سے لگایا جا سکتا ہے۔ **مثال:** حقانی صاحب آیت ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرٗا﴾[13] کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں: "اہل بیت کے لغوی معنی گھر والے کو ہیں۔ اصطلاح میں خصوصاً عرب کے عرف میں اس لفظ کا اطلاق خاص بیوی پر ہوتا ہے۔ علماء اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ اس قول کا قائل ہوا کہ یہاں اہل بیت سے مراد نبی کریم ﷺ کی بیویاں ہیں۔ ابن عباس، عکرمہ، عطاء، کلبی، مقاتل اور سعید بن جبیر اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ ابو سعید خدری، مجاہد، قتادہ اور کل اہل تشیع اہل بیت سے مراد اس جگہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین لیتے ہیں۔ اب ہر فریق نے اپنے حق میں دلائل کے انبار لگا دیے ہیں۔ فریق ثانی کی یہ حدیث بڑی مضبوط دلیل ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین کو ایک سیاہ چادر میں لپٹا کر یہ مذکورہ بالا آیت پڑھی اور فرمایا: "اللھم ھولاء اھل بیتی اللھم اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا "[14]۔ اب صاحب تفسیر ان آراء میں تطبیق کی کوشش کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ان احادیث کو صحیح مان لینا چاہیے۔ مگر ان سے یہ قطعی ثابت نہیں ہوتا کہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہی اہل بیت ہیں اور نبی کریم ﷺ کی بیویاں نہیں۔ در اصل اہل بیت تو ازواج مطہرات ہی ہیں اور ان میں نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے فرزندوں کو بھی شامل فرمالیا۔ پس اعتقاد صحیح اور خالص محبت یہی ہے کہ ازواج مطہرات اور ان پاک باز لوگوں کو بھی اہل بیت سمجھ کر ان کا تہہ دل سے ادب کرے۔ جن میں حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت فاطمۃ الزہراء اور حسنین بھی شامل ہیں"۔[15]

---

[11] الاحقاف 10:46۔

[12] تفسیر حقانی، 4/292۔

[13] الاحزاب 33:33۔

[14] احمد بن حنبل، مسند احمد، دار المعارف، مصر، 1369ھ، حدیث نمبر 16988۔

[15] تفسیر حقانی، 4/292۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

3۔ اختلاف آئمہ کا تذکرہ

صاحب تفسیر اس سلسلہ میں بہت متوازن، حد درجہ معقول بات کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی ایسی بحث آئے تو پہلے آپ آئمہ کا موقف پیش کرتے ہیں اور اگر وضاحت کی ضرورت ہو تو پھر اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں اور پھر چوں کہ خود حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں تو حنفی مسلک کو ترجیح دینے کے لیے دلائل دیتے ہیں لیکن کیا خوب انداز بیاں واسلوب ہوتا ہے کہ کسی کی دل آزاری ممکن ہی نہیں ہوتی۔ اختلاف آئمہ کے تذکرہ کے حوالہ سے ایک مثال پیش خدمت ہے۔ **مثال:** حقانی صاحب آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ﴾[16] کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اگر کافر میاں بیوی مسلمانوں کی قید میں آجائیں پھر ان کا باہم نکاح سابق رہا یا نہیں؟ امام شافعی فرماتے ہیں: نکاح باقی نہیں رہا کیوں کہ عورت لونڈی اور میاں غلام ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: نکاح باقی رہتا ہے اگر ان دونوں میں سے ایک قید میں آجائے تو باقی نہیں رہتا"۔[17]

4۔ عربی ادب سے استشہاد

اہل عرب اپنے علاوہ باقی سب کو اہل عجم یعنی گونگا کہتے ہیں۔ قرآن کے نزول پر وہ اس کے مخالف ہوئے کہ یہ شاعر کا قول وغیرہ ہے لیکن پھر خود ہی اس کے معترف بھی ہو گئے۔ جب سورۃ الکوثر لکھی گئی اور بڑے بڑے فصیح اللسان اس کا جواب دینے اور مثل لکھنے سے عاجز آگئے۔ لیکن چوں کہ عربی ایک قدیم اور وسیع زبان ہے۔ اس لیے اس مین بہت سے نکات اور قابل استشہادات جملے اور دقیق حقائق چیزیں موجود ہیں تو حقانی صاحب نے اسی زبان سے استشہاد کر کے قرآن کی برتری ثابت کی ہے۔

5۔ لغوی بحثیں

قرآن مجید کی زبان عربی مبین ہے اور صاحب قرآن افصح العرب ہیں۔ قرآن لغت قریش پر نازل ہوا تو گویا قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے عربی کا علم درکار ہے۔ جس میں ایک ایک لفظ سے متعلق بحث کی جاسکے۔ صاحب تفسیر نے اپنی اس مایہ ناز تفسیر میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ اہم اور نادر الفاظ کی لغوی بحث ذکر کی جائے۔ **مثال:** حقانی صاحب لفظ "فاسقین" کی تفسیر میں لکھتے ہیں: فسق نکلنے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا قول ہے: فسقت الرطبة عن قشرها "جب کہ عرف شرع میں فسق سے مراد خدا کی فرماں برداری سے گناہ کر کے خارج ہونا ہے"۔[18]

6۔ مخاصمہ بالنصاری والیہود

اس ضمن میں حقانی صاحب نے یہود و نصاریٰ کے عقائد پر محض تنقید ہی نہیں کی بلکہ قرآن واحادیث کے ٹھوس اور پختہ دلائل سے نصاری اور یہود کے موقف کا بطلان کیا اور پھر بالخصوص خود نصاری کی کتب کے جابجا اقتباسات پیش کر کے ان کا، ان کے مروجہ عقائد سے مقابلہ کر کے ان کے عقیدہ کو کے غلط ثابت کیا۔

7۔ فرق باطلہ کا رد

صاحب تفسیر نے جدید فرقوں کے ساتھ ساتھ قدیم ترین اسلامی فرقوں کے فاسد عقائد پر بہت سخت گرفت کی ہے لیکن تنقید ہی نہیں بلکہ جابجا عقلی دلائل دے کر ان کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ پھر جہاں اصحاب رسول کی بات آئی تو وہاں حقانی صاحب نے مناقب صحابہ کو خوب عمدہ اور واضح ترین انداز میں بیان کیا اور فریق مخالف کے تلبیس کی پر زور تردید کی۔

---

16 الممتحنہ 10:60۔

17 تفسیر حقانی، 4/515۔

18 تفسیر حقانی، 1/363۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

8۔ جدید فرقوں کا رد

فاضل مفسر نے جہاں تمام بدعقیدہ فرقوں کا اپنی تفسیر میں رد کیا ہے وہیں بالخصوص جدید فرقوں پر دلائل کے ساتھ تنقید کی ہے۔ اس ضمن میں وہ سرسید احمد خان اور ان کے پیروکاروں کے لیے "فرقہ نیچریہ" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور سرسید کو "محرف القرآن" کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ اس قدر شدید تنقید نہ کرتے تو لوگ ایک جدید فرقہ کے متبع ہو جاتے اور خالص دین وملت سے خاصے بیزار ہو جاتے۔

9۔ اسرائیلیات کا رد

سلف کی تفاسیر اکثر قرآن وسنت، اقوال صحابہ وتابعین پر مشتمل ہیں لیکن کچھ قدیم مفسرین نے اسرائیلیات کے ضمن میں قدرے تساہل سے کام لیا ہے۔ تفسیر حقانی اس رطب و یابس سے پاک ہے اور حقانی صاحب نے جہاں سے اسرائیلیات کو عموم دین کے خلاف سمجھا وہاں مدلل تنقید کی ہے اور اس کا خوب رد کیا ہے۔

10۔ رموز تصوف

جس آیت میں اصلاح النفس وتصوف سے متعلقہ کوئی چیز سامنے آئے تو حقانی صاحب اس پر پرزور اور عالمانہ بحث فرماتے ہیں۔ جس میں نکات عجیبیہ ومعارف علمیہ کا منفرد بیان ہوتا ہو۔ مثال: صاحب تفسیر آیت ﴿ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ مَثَلُ نُورِهِۦ كَمِشۡكَوٰةٖ فِيهَا مِصۡبَاحٌ﴾[19] کی تفسیر کرتے ہوئے نور پر بحث کرتے ہیں: "امام غزالی فرماتے ہیں: انسان کے قوی مدرکہ پانچ ہیں؛ قوت حسیہ جو حواس خمسہ کو شامل ہے، قوت خیالیہ، قوت عقلیہ جو حقائق کلیہ کا ادراک کرتی ہے، قوت فکریہ جو معارف عقلیہ میں ترتیب دے کر نامعلوم کو دریافت کرتی ہے اور قوت قدسی جو انبیاء واولیاء کو حاصل ہے جس سے اسرار غیب ولوائح ملکوت ظاہر ہوتے ہیں"۔[20]

دیگر خصوصیات

مندرجہ بالا تفصیل سے بیان کردہ خصوصیات کے علاوہ چند مزید خصوصیات درج ذیل ہیں:

- نکات حکمت بیان کرنا۔
- ذاتی رائے کو متوازن طریقے سے بیان کرنا۔
- تفسیر کے لیے اہم اور پر شوکت الفاظ کا چناؤ۔
- آیات میں ربط پر خصوصی توجہ دینا۔
- شان نزول میں روایات صحیحہ نقل کی ہیں۔
- اعراب کی مختلف وجوہ میں سے جو مصنف کی نظر میں قوی ہے اس کو بیان کیا ہے۔
- علم معانی وبلاغت وغیرہ کی اصطلاحات کے متعلق نکات قرآنیہ پر بھی گفتگو کی ہے۔
- قصص میں جو کچھ روایات صحیحہ یا کتب سابقہ سے ثابت ہے یا خود قرآن میں جو کچھ وارد ہوا ہے اس کو بیان کیا ہے گویا کہ رطب ویابس سے گریز کیا ہے۔

دیگر تصانیف

مولانا عبد الحق حقانی دہلوی ایک صاحب علم اور صاحب قلم شخصیت ہیں۔ درس وتدریس کے علاوہ ان کی قلمی کاوشیں بہت عمدہ، نفیس، تحقیقی انداز سے مزین ہیں۔ ذیل میں ان کی چند اہم تصانیف کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

---

[19] النور35:23۔

[20] تفسیر حقانی،3/387۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نامی شرح حسامی

یہ اصول فقہ کی کتاب ہے۔ جو عربی میں ہے اس کتاب کو اساتذہ نے بہت پسند کیا ہے۔ اس کو عربی مدارس کے اسباق میں شامل کیا گیا حتی کہ جامعۃ الازہر مصر میں بھی پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب کثیر تعداد میں مصر سے طبع ہوئی ہے۔

شرح حجۃ اللہ البالغہ

آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ کی شہرہ آفاق اور مایہ ناز تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" کی شرح لکھی جس کو علماء ہند نے استحسان کی نظر سے دیکھا۔

عقائد الاسلام

آپ نے اسکولز کی تعلیم اور نصاب مد نظر رکھتے ہوئے "عقائد الاسلام" کے نام سے ایک مبسوط کتاب لکھی۔ اس کے پیچھے نظریہ یہ تھا کہ اسکولز کا نصاب بچوں کو دین سے دور ہی نہ کر دے۔ آپ کی اس کتاب کو ہر طبقہ کے لوگ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ضیاء القرآن المعروف احسن البیان

یہ ایک رسالہ ہے اس میں حقانی صاحب نے قرآن مجید کے مضامین نادرہ کے متعلق نہایت اختصار کے ساتھ مدلل ابحاث تحریر کی ہیں۔

رسائل

مولانا عبد الحق حقانی نے رد آریہ اور رد نصاری میں بہت سے رسائل بھی تصنیف کیے۔

خلاصہ

مولانا عبد الحق حقانی دہلوی ایک نابغہ روزگار قلمی، علمی اور تحریکی شخصیت ہیں۔ آپ کو گھر سے دینی علوم کی خصوصی تعلیم کا حصول کا انتظام میسر آیا۔ آپ نے اہم شخصیات سے کسب فیض کیا جن میں شاہ عبد العزیز اور سید نذیر حسین محدث دہلوی جیسی قد آور شخصیات بھی شامل ہیں۔ آپ نے امت کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا۔ آپ نے اس کے لیے کئی کارہائے نمایاں سر انجام دیے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی سب اہم تصنیفی کاوش "تفسیر فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی" ہے۔ جو پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر کئی مایہ ناز خصوصیات سے مزین ہے جس میں جدید فرقوں کا رد، فرق باطلہ کا رد، عربی ادب سے استشہاد، اختلاف آئمہ کا تذکرہ، قدیم مفسرین سے استفادہ، قدیم مفسرین کی آراء میں تطبیق کوشش، اسرائیلیات کا رد، ربط کلام کا اہتمام اور شان نزول کا بیان وغیرہ شامل ہیں۔ اس تفسیر کا قاری اس قابل ہو جائے گا کہ وہ قدیم و جدید فرقوں کے نظریات کے رد کر سکے اور خالص دین وملت کی تعلیمات سے کماحقہ مستفید ہو سکے یہی صاحب کتاب کی اس تفسیر کا اصل مقصد ہے۔